REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ ، ۱۰ احسان ۱۳۳۹ ہش ، ۱۰ جون ۱۹۶۰ء ، نمبر ۱۳۰

امریکہ فوری طور پر پاکستان کو ایک کروڑ ڈالر کا صنعتی خام مال دیگا

آئندہ سال پاکستان کو اور زیادہ اقتصادی امداد دینے کے سوال پر بھی غور ہو رہا ہے۔

واشنگٹن ۹ جون۔ امریکہ نے پاکستان کو فوری طور پر ایک کروڑ ڈالر کی مالیت کا صنعتی خام مال دینا منظور کر لیا ہے مزید برآں یکم جولائی سے شروع ہونے والے سال میں پاکستان کو اور زیادہ اقتصادی امداد دینے کے سوال پر بھی سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف کل پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کیا۔ جو آجکل حکومت امریکہ اور عالمی بنک کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک اخباری نمائندے کو ملاقات کے دوران بتایا کہ اب ہم پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ پانچ سالہ منصوبے پر عمل کر سکیں گے۔ کیونکہ ہمیں منصوبے کے پہلے سال میں ۳۰ کروڑ ڈالر کی جو غیر ملکی امداد درکار ہے۔ وہ سب توقع ہمیں مل جائے گی۔

امریکہ کی طرح روس کے طیاروں کو بھی پاکستان میں اترنے کی اجازت دی جاتی رہی ہے

فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایر مارشل اصغر خاں کا بیان

کراچی ۹ جون۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ امریکہ کے فوجی طیاروں کو فضائیہ پاکستان کی اجازت ہی سے پاکستان کے ہوائی اڈوں پر اترنے کی سہولتیں حاصل ہیں۔

ایر مارشل اصغر خاں واشنگٹن سے کل ہی واپس آئے ہیں۔ جہاں انہوں نے سیٹو کے فوجی مشیروں کی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض انجام دیئے تھے۔ آپ نے کہا چند سال پیشتر فضائیہ پاکستان کی طرف سے روس کے طیاروں کو بھی پاکستان کی فضا میں اڑنے اور پاکستانی ہوائی اڈوں پر اترنے کی اجازت دی گئی تھی۔

آپ نے کہا کسی غیر ملکی طیارے کے اترتے وقت

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ایٹمی توانائی سے چلنے والا بحری جہاز

برلن ۹ جون۔ مغربی جرمنی میں ایٹمی توانائی سے چلنے والا ایک جہاز تیار کیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ اس جہاز میں تین مختلف قسم کے ایٹمی ری ایکٹرز کا تجربہ کریں گے۔ یہ جہاز مغربی جرمنی اور ہالینڈ ملکر تیار کر رہے ہیں۔ ہالینڈ اور مغربی جرمنی کے ایٹمی توانائی کے پر امن استعمال میں جاپان کے سائنسدانوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

— واشنگٹن ۹ جون۔ امریکہ کے وزیر زراعت مسٹر بنسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ اس موسم گرما میں مغربی یورپ اور ایشیا کا دورہ کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ جون بوقت پونے دس بجے قبل دوپہر

کل دن بھر حضور کو بے چینی اور اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت پہلے جیسی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحتیابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تاحال بغرض علاج لاہور میں ہی قیام فرما ہیں مستقل افاقہ کی ابھی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے احباب جماعت خاص توجہ، التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

صدر ایوب مری واپس پہنچ گئے

مری ۹ جون۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان راولپنڈی میں مرکزی کابینہ کے ہفتہ وار اجلاس میں صدارت کے فرائض سر انجام دینے کے بعد کل مری واپس پہنچ گئے۔

ام الالسنہ کے اہم موضوع پر فاضلانہ لیکچر

گزشتہ ۱۲ سال سے مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر تحقیق فرما رہے ہیں۔

محترم شیخ صاحب ۱۲ جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے الجمعیۃ العلمیۃ (جامعہ احمدیہ) کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ میں اس تحقیق کی ایک شق "حرف عین کا ف کلمہ سے حذف ہونا" کے موضوع پر لیکچر فرمائیں گے اور گیارہ زبانوں سے اس کے نظائر پیش فرمائیں گے۔ ان زبانوں میں انگریزی، روسی، جرمن، فرانسیسی، سپنش، لاطینی، یونانی، فارسی، سنسکرت، ہندی اور چینی شامل ہیں۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جائے گا۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر مستفید ہوں۔ محمد یوسف اسلم نائب الامین الجمعیۃ العلمیۃ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۰ء

اسلام کے نام پر

سابق جماعت اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا ذکر کرتے ہوئے اقدام کے "لاہور کی ڈائری" نویس رقمطراز ہیں کہ ان کو

"بعض ایسے ساتھی ملے ہیں جو نرے ملا، نرے فقہی اور صرف ظواہر پر نگاہ رکھنے والے ہیں ان کے سامنے اسلام کا نام لے کر جتنی غیر اسلامی حرکات کرتے جائیے ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے گی۔ لیکن جونہی کسی نے روایات سے ہٹ کر ادھر ادھر قدم رکھا ان کا غصہ کے مارے برا حال ہو جائیگا مثلاً مولانا کے بعض نیاز مندوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ عدنان مندریس ترکی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار تھے اور انہیں ان لوگوں نے راستہ سے ہٹایا ہے جو ترکیہ کو لادینیت کی طرف دھکیل دینا چاہتے تھے۔ یہ درست ہے کہ عدنان مندریس اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کا نام استعمال کرتا تھا لیکن ان کے اعمال کو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ عدنان مندریس ایک بہت بڑے زمیندار تھے وہ اپنی نجی زندگی میں ایک سخت گیر ظالم قسم کے جاگیردار تھے یہ درست ہے کہ جب انہیں زرعی اصلاحات کی مخالفت کرنا مقصود تھا تو وہ ترکیہ کے کاشتکاروں کے سامنے "اسلام" لے بیٹھے تھے لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ ایک موقع پرست ہوشیار سیاستدان تھے جو لوگوں کے جذبات سے کھیلنا خوب جانتے تھے۔

اس کے برعکس ترکیہ کے موجودہ وزیر اعظم جمال غرسل کے متعلق "ٹائمز" لندن نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۰ مئی کو صفحہ ۹ پر یہ لکھا ہے کہ:۔

"وہ پکے مذہبی آدمی ہیں وہ اپنی بیگم کے ہمراہ باقاعدگی سے مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔"

یاد رکھنا چاہیئے کہ "ٹائمز" اپنی پالیسی کے مطابق شخصیتوں کے مذہبی رجحانات کا ذکر کرنے کا عادی نہیں لیکن جمال غرسل کی شخصیت اس قدر مذہبی ہے کہ "ٹائمز" کو اس کا چاروناچار ذکر کرنا پڑا۔ لیکن "تسنیم" کے نزدیک جمال غرسل لادینیت کے رجحانات کے محض اسلئے حامل رہینگے کیونکہ وہ اپنی اسلامیت کا ڈھنڈورہ پیٹیں گے اور نہ ہی اسلام کو مقاصد برآری کے لئے استعمال کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کو لوگوں کے دل سے نکالا نہیں جا سکتا یہ اور بات ہے کہ مسلمان اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہوں۔ لیکن جہاں تک اسلام سے مسلم عوام کے جذبات کا تعلق ہے وہ نہایت گہرے ہیں۔ اور تو اور وسطی ایشیاء کے مسلم ممالک آج بھی اسی طرح اسلام سے وابستہ ہیں جس طرح کمیونسٹ انقلاب سے پہلے ہوا کرتے تھے۔ حال ہی میں ایک انگریز خاتون نے "آبزرور" میں سلسلۂ مضامین کے درمیان لکھا ہے!

"اس نے بخارا، تاشقند اور دوسرے مقامات پر مسجدوں کو نمازیوں سے بھرپور دیکھا"۔

(اقدام لاہور ۵ جون ۱۹۶۰ء)

اس طویل عبارت میں "لاہور کی ڈائری" نویس نے اسلام پسندی کے متعلق بڑی پتہ کی باتیں کہہ دی ہیں۔ آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ ایک تو وہ لوگ ہیں جو اپنی "اسلام پسندی" کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اول قسم کے لوگوں کا یہ گمان ہے کہ وہ اسلام کے خلاف لادینیت کے حامی ہیں۔ اس کی بین وجہ یہ ہے کہ یہ آخر الذکر لوگ بے جا طور پر متعصب نہیں ہوتے اور نہ وہ دوسروں کے اسلام میں ہر وقت نئی نکالتے رہتے ہیں اور ہر اس مسلمان کو جو ان کا ہم خیال نہ ہو اور ان کے ساتھ ہر مسئلہ میں متفق نہ ہو۔ ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسری بات جو اس ضمن میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اول الذکر لوگوں نے اپنی اسلام پسندی کا اتنا شور ڈال رکھا ہے اور حکومت سے اتنی کھینچا تانی شروع کر رکھی ہے اور ایک حد تک عوام کو "سیاسی اسلام" کی بھول بھلیوں میں پریشان کرنے کی کوشش کر رکھی ہے کہ اسلام بجائے ایک روحانی تحریک کے محض ایک سلوگن یعنی نعرہ بازی بن کر رہ گیا ہے۔

اس "نعرہ بازی" کو اتنا تاؤ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی مخلص اور دیانتدار صاحب اقتدار دیانتداری سے ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو جب تک وہ "اسلام" کا نعرہ خود نہ لگائے اس وقت تک وہ بیچارا اطمینان کی سانس نہیں لے سکتا اور اگر کوئی صاحب اقتدار ان اسلام کے واحد اجارہ داروں کی منافقت اور "فساد فی الارض" ذہنیت کا پردہ چاک کرنے کا اعلان کر دے تو اس کے خلاف قیامت برپا کر دی جاتی ہے۔ (باقی)

یہ ہے خلوص و مہر و محبّت کا سلسلہ

یہ نظم یوم خلافت پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھی گئی ——!

قائم ہوا ہے جب سے نبوت کا سلسلہ
چلتا ہے ساتھ ساتھ خلافت کا سلسلہ

انّا لہ لحافظون ہے وعدۂ خدا
کیوں ٹوٹ جائے خاص حفاظت کا سلسلہ

بارش ضرور آتی ہے بڑھتا ہے جب اُمس
روزِ ازل سے ہے یہی رحمت کا سلسلہ

دانشوروں نے یہ کبھی سوچا نہیں مگر
مسدود کیوں زمیں سے ہو جنّت کا سلسلہ

اوّل نبوت اور خلافت ہے ثانیہ
دو گونہ یونہی چلتا ہے قدرت کا سلسلہ

اے کم نگاہ وحی نبوت سے صاف صاف
ملتا ہے جا کے وحیٔ ولائت کا سلسلہ

مضبوط اس لئے ہے خلافت کا رابطہ
یہ ہے خلوص و مہر و محبّت کا سلسلہ

ہے بے خبر حقیقتِ روحانیت سے تو
کیا سمجھے تو مجاز و حقیقت کا سلسلہ

اللہ کے وجود کا بھی پھر کہاں نشاں
گر ہو مخاطبہ میں نہ کثرت کا سلسلہ

مہلت ہے شیطنت کو الیٰ یوم یبعثون
کیوں حشر تک چلے نہ ہدایت کا سلسلہ

ہے سلسلہ بہ سلسلہ تنویرؔ چار سُو
محمود کے وجود کی برکت کا سلسلہ

درخواست دُعا

میرے خالہ زاد بھائی نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں، بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن انور ربوہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کَلِمَۃُ الحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ المُؤمِنِ اَخَذَھَا حَیْثُ وَجَدَھَا

(ترجمہ: کلمۂ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ جہاں بھی ملے وہ اسے لے لیتا ہے۔)

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے

فرمایا:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا یعنی

کلمۂ حکمت

مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ جہاں بھی ملے وہ اسے لے لیتا ہے۔ کلمۂ حکمت کہتے ہیں کسی ایسی چیز کو جو باسبب ہو اور جس کے کرنے کا موجب حقیقی پایا جاتا ہو۔ اور حکمت اسے کہتے ہیں جو کسی چیز کا سبب یا موجب ہو جب کوئی شخص کسی علاقہ میں بغیر کسی کام کے پھر رہا ہو تو کہا جائے گا کہ وہ آوارہ پھر رہا ہے اور جب وہ کسی غرض کے ماتحت پھر رہا ہو تو اسے آوارہ نہیں کہا جائے گا بلکہ اگر غرض اچھی ہوگی تو کہا جائے گا کہ وہ حکمت کے ماتحت پھر رہا ہے۔ لیکن اگر اس کی غرض اچھی نہ ہو بری ہو تو بھی یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ آوارہ پھر رہا ہے بلکہ کہا جائے گا کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے یا جہالت سے ایسا کر رہا ہے۔

کلمۂ حکمت کے معنے

ایسی بات کے ہیں جو اپنے اندر اغراض و فوائد رکھتی ہو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمۂ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ اگر اسے پہلے سے اس کا علم تھا تو وہ تو اس کا مال ہے ہی۔ لیکن اگر اسے خود علم نہیں اور وہ کسی دوسرے سے ایسی بات سنتا ہے جو سبق آموز ہے اور جس سے وہ عبرت حاصل کر سکتا اور فائدہ اٹھا سکتا ہے تو وہ بات خواہ کسی کافر کے منہ سے نکلی ہو اور خواہ منافق کے منہ سے۔ مومن کو چاہیئے کہ اسے فوراً لے لے اور یہ نہ کہے کہ یہ بات ایک کافر یا منافق میں پائی جاتی ہے اس لئے میں اس کو نہیں لے سکتا اور بجائے اس کے کہ اسے کافر دجال یا منافق کی بات کہہ کر حقارت کی نظر سے دیکھے اسے چاہیئے کہ کہے کہ اوہو یہ تو میری چیز تھی۔ افسوس اسے کافر یا منافق لے گیا۔ اب کہ مجھے اس کا پتہ لگ گیا ہے میں اسے لے لوں گا۔

ضالۃ المومن کے معنے

یہ بھی ہیں کہ مومن کے سب کام حکمت کے ماتحت ہوتے ہیں اور یہ بھی کہ حکمتیں جتنی ہیں وہ سب مومن کی ہیں۔ ایک تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن کوئی بات بغیر حکمت کے نہیں کرتا اور دوسرا مطلب اس کا یہ ہے کہ مومن ساری کی ساری حکمتیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا مومن وہ ہے جو کوشش کرتا ہے کہ تمام خوبیاں اپنے اندر جمع کر لے۔ اور جو ایسی کوشش نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہو سکتا تو کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا میں بتایا گیا ہے کہ مومن کو جب کوئی خوبی کی بات ملے تو وہ یہ دیکھے بغیر کہ یہ کس کی طرف سے آئی ہے اسے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر اسی طرح لے لیتا ہے جس طرح کسی کا بچہ کھویا ہوا ہو اور اسے مل جائے تو وہ فوراً اسے پکڑنے کے لئے دوڑتا ہے۔ اسی طرح مومن کو جب کوئی حکمت کی بات کسی جگہ نظر آتی ہے تو وہ اسے فوراً لینے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تو میرے پاس ہونی چاہیئے تھی افسوس کہ دوسرے کے پاس چلی گئی۔

اس نکتہ کو اگر سمجھ لیا جائے تو جماعت کو بہت بڑی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

بہت سی خرابیاں

اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ جس کسی کے پاس جتنی نیکی ہوتی ہے وہ اسی پر فخر کر کے بیٹھ جاتا ہے اور مزید خوبیاں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر دشمن کی کوئی خوبی اسے نظر آتی ہے تو کینہ بغض اور حسد کی وجہ سے اسے بھی برا قرار دینے کی کوشش کرتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ایسا کرنے سے دشمن کا تو کوئی نقصان نہیں اس کے پاس تو وہ خوبی ہے ہی نقصان اس کا اپنا ہے کیونکہ حسد کی وجہ سے وہ اس خوبی کو حاصل نہ کر سکے گا اور محروم رہ جائے گا اگر وہ اسے اچھا سمجھتا تو اسے لے لیتا اور نہ سمجھنے کی وجہ سے نہیں لے سکتا اور اس طرح خود اپنا نقصان کرتا ہے کسی دوسرے کا نہیں ہوتا۔

بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ دشمن کی سچائی کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی خوبی کو خوبی نہیں سمجھتے اور اس طرح نقصان اٹھاتے ہیں۔ میری فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ میں دشمن کے اعتراض کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں چاہے میرا جواب اسے تسلی دے سکے یا نہ دے سکے مگر وہ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوتا ہے کہ میں نے اس کے سوال کو خوب اچھی طرح سمجھا اور بیان کر دیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے لاہور میں ایک لیکچر دیا جو کالجوں کے طلباء اور پروفیسروں کے لئے تھا۔ میں نے بعض اعتراضات کے جوابات دئیے۔ لیکچر کے بعد ایک پروفیسر صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کے جوابات سے تو میں مطمئن نہیں (پہلی بار ہی بات سن کر مطمئن ہونا کوئی ضروری نہیں) مگر میں ایک بات مانتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ نے کسی اعتراض میں تخفیف بالکل نہیں کی۔ مخالف فریق کا ایک بلند پایہ عالم جس طرح اپنے اعتراضات کو پیش کرتا ہے اسی طرح آپ نے کر دئیے ہیں

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے

کہ وہ مخالف کے اعتراض میں کمی کر کے پیش کرتے ہیں۔ کچھ حصہ پہلے چھوڑ دیتے ہیں کچھ پیچھے اور اس طرح اسے کمزور کر کے پیش کرتے ہیں اور پھر جواب دیتے ہیں۔ مگر یہ صحیح طریق نہیں۔ اعتراض کو صحیح طور پر پیش کر کے جواب دینا چاہیئے۔ یہ الگ بات ہے کہ مخالف کی تسلی نہ ہو۔ مگر ایک دفعہ تسلی نہ ہوگی تو دوسری دفعہ ہو جائے گی دوسری دفعہ نہ ہوگی تیسری دفعہ ہو جائے گی مگر اس پر یہ اثر ضرور ہوگا کہ اس کے سوال کو دیانت داری سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مخالف پر یہ اثر ہوگا کہ میرا مخالف دیانت دار آدمی ہے لیکن اگر اس کے اعتراض کو ہی پوری طرح پیش نہ کیا جائے۔ کچھ ادھر سے گرا دیا جائے کچھ ادھر سے اور اس طرح اسے کمزور کر کے جواب دیا جائے تو یہ تو ممکن ہے کہ اس وقت مجلس میں عارضی طور پر واہ واہ ہو جائے اور عوام الناس کہہ دیں کہ خوب جواب دیا مگر اہل علم لوگ یہی کہیں گے کہ یہ سوال اس کا دینا تھا جس کا آپ نے جواب دے دیا۔ یہ جواب مخالف کے سوال کا نہ تھا۔

مومن کو ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ جو خوبی کسی میں نظر آئے اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس کا اقرار کرے خواہ وہ دشمن میں ہی پائی جاتی ہو۔ جہاں بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ مخالف یا دشمن کی خوبی کو بھی برائی کے رنگ میں دیکھتے ہیں وہاں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو خوبی ہمیشہ دوسروں میں ہی نظر آتی ہے اپنوں کی خوبی انہیں نظر نہیں آتی اور وہ ان میں برائی ہی برائی دیکھتے ہیں۔ یہ بھی بڑا بھاری نقص ہے اور اس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں شخص میں فلاں عیب ہے اور فلاں میں فلاں اور اس طرح ایسا شخص آہستہ آہستہ عیب ہی عیب دیکھنے لگتا ہے۔ جس طرح شیر گدوانے والے نے ایک ایک کر کے سارا شیر ہی چھوڑ دیا تھا اسی طرح وہ ہر ایک میں عیب نکالتے نکالتے ساری جماعت کو ہی خراب سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر انہیں بانی سلسلہ بھی گندا نظر آنے لگتا ہے اور تعلیم بھی گندی نظر آنے لگتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو بھی اسی قسم کی ٹھوکر لگی تھی۔ پہلے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کی جماعت میں سوائے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے کوئی اچھا آدمی نہیں اور چونکہ یہ اصول ہے کہ

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے

آہستہ آہستہ اسے درخت بھی (نعوذ باللہ) گندا نظر آنے لگا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی شبہات پیدا ہونے لگے۔ وہ اوپر تو آپ کو مسیح موعود لکھتا۔ مگر نیچے لکھتا کہ آپ (نعوذ باللہ) ٹھگ ہیں۔ لوگوں کے روپے کھا جاتے ہیں۔ اس کی عقل کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اوپر وہ جس شخص کو مسیح موعود کہہ کر خطاب کرتا اور اللہ تعالیٰ کا مامور کہتا اسی کو نیچے ٹھگ اور بد دیانت قرار دیتا۔ تو جن لوگوں کو اپنوں کی خوبیاں نظر نہیں آتیں اور برائیاں ہی برائیاں دکھائی دیتی ہیں

ان کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ یہ تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ خوبی خواہ دشمن میں ہو اس کا اعتراف کریں۔ اور اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں خواہ کسی شخص کو تم اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر بھی اس کی

خوبیوں کو دیکھنا چاہیئے

اور ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جرمنوں کو دیکھو لڑائی میں متواتر ان کو ایک سال سے شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ اور کوئی عارضی کامیابی بھی نہیں ہوئی ہمارے دل یہی چاہتے ہیں کہ اسے شکست ہو جائے تا دنیا میں امن قائم ہو اور دین کی اشاعت ہو سکے۔ مگر ان شکستوں سے بھی ہم سبق حاصل کر سکتے ہیں اور وہ یہ کہ باوجودیکہ ان کو پے در پے شکستیں ہو رہی ہیں۔ اور بغیر کسی عارضی فتح کے ہو رہی ہیں۔ پھر بھی جرمن قوم برابر لڑ رہی ہے اور حوصلہ و ہمت سے لڑ رہی ہے اور کسی گھبراہٹ کا اظہار ان سے نہیں ہوتا۔ میں تو حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ معمولی تکالیف پر گھبرا اٹھتے اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم پر کیسی مصیبتیں آ گئی ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ دوسروں پر ان سے کہیں زیادہ مصائب ہیں۔ پھر تم کو جو امیدیں اپنے رب سے ہیں۔ وہ ان کو نہیں۔ یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک دشمن ہے۔ گو ہمارے ساتھ نہیں مگر دوسروں کے ساتھ لڑ رہا ہے۔ اسے خدا تعالےٰ پر کوئی ایمان نہیں اور اس وجہ سے اس سے کوئی امید بھی اس کی وابستہ نہیں۔ جہاں جہاں وہ کھڑا ہو کر مقابلہ کرنا چاہتا تھا قریباً وہ تمام مقامات وہ کھو چکا ہے۔ مگر پھر بھی اس کا حوصلہ قائم ہے وہ اپنی شکستوں کو چھپاتے نہیں بلکہ صحیح رپورٹ شائع کر دیتے ہیں۔ ابھی ان کے کسی مقام سے ہٹنے کی خبر اتحادی ذرائع سے نہیں آتی کہ وہ خود اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں فلاں مقام چھوڑنا پڑا ہے اور ہمیں وہاں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو بہادر قوم ہی کر سکتا ہے ہر ایک نہیں کر سکتا۔ بزدل ہمیشہ اپنی کمزوری اور ناکامی کو چھپاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جرمن حکمرانوں کو اپنی قوم پر اعتماد ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ایسی خبریں اسے ڈرا نہ سکیں گی اور

یہ ایک ایسی بات ہے

جس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے ایک دہریہ اور بے دین قوم ہونے کے باوجود ان میں ایسی دلیری اور اپنے اوپر اس قدر اعتماد پایا جاتا ہے۔ کہ شکست کی خبروں کو چھپایا نہیں جاتا۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ سچی رپورٹیں شائع کر دی جاتی ہیں۔ کیونکہ سیاسی آدمی سچے نہیں ہوتے بہرحال اس میں شک نہیں کہ شکست کی خبروں کو چھپایا نہیں جاتا کیونکہ افسر خوب جانتے ہیں۔ کہ قوم ان خبروں کو سن کر حوصلہ نہ ہارے گی اور جہاں تک اخلاقی طاقت کا سوال ہے وہ جرمن قوم میں قائم ہے۔ ان کے بعض اہم مقامات ان سے چھن گئے بہت سے سپاہی مارے گئے اور سامان جنگ بہت کم رہ گیا پھر بھی ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور یہ ایک ایسی بات ہے جسے دیکھ کر مومنوں کو سمجھنا چاہیئے کہ جب کافر ایسا نمونہ دکھا رہے ہیں تو مومن کو کتنا شاندار نمونہ دکھانا چاہیئے۔

مومنوں کی مثال

بھی ہمارے سامنے ہے اور وہ ایسی مثال ہے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی اور مثال نہیں مل سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے تیرہ۱۳ سال تک مکہ میں اور قریباً ڈیڑھ سال تک مدینہ میں سخت تکالیف اٹھائیں۔ اتنے لمبے عرصہ تک وہ شدید تکالیف اور مصائب کا شکار رہے۔ ان کی اس مثال کو اگر دیکھا جائے تو جرمن قوم کی قربانی کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی خلیل احمد اور بڑی بہن امۃ الوہاب لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور خاص طور پر دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہر دو کو جلد شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ المنان بنت چوہدری وزیر محمد ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ ضعف دل بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔

(محمد یونس ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کیلئے واقفین کی ضرورت

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کو متعدد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں خدمت دین اور خدمتِ خلق کے لئے وقف کریں۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب پھر اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو صدر انجمن احمدیہ کی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ مختلف نوجوان دائمی زندگی کے حصول کی خاطر اس عارضی زندگی کو نیکی اور بھلائی اور خدمت کے کاموں کے لئے پیش کریں عام رہنمائی کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ اس وقت جماعت کو مندرجہ ذیل قابلیتوں کے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایم اے۔ ایم ایس سی (۲) بی اے۔ بی ایس سی بی ایڈ (۳) ایل ایل بی (۴) ایم بی بی ایس یا (۵) ایسے افراد جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو۔ خواہ پنشنر ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ آف کپورتھلہ کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحومہ ایک جلیل القدر صحابی کی رفیقۂ حیات تھیں اور خود خدا تعالےٰ کے فضل سے صحابیہ تھیں۔ آپ کے فرزند محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور سلسلہ کے ممتاز خدام میں سے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں بنائے۔ آمین۔

(ممبران الجمعیۃ العلمیہ)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

تمام ناصرات الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ رجون کو رسالہ مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ احمدی بچیوں کو کثرت کے ساتھ اس امتحان میں شامل کریں۔ اور اطلاع دیں کہ کتنے پرچے بھجوائے جائیں تاکہ مطلوبہ تعداد میں پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(جنرل سکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقرر امیر ضلع ملتان

مکرم ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر کو ۳۰ راپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے جماعت احمدیہ ضلع ملتان کا امیر ضلع منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ——— اور ——— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط ۹)

اسلامی عبادت کا وسیع تصوّر

اسلامی عبادات کے متعلق یہ امر بھی خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ عبادت کے مفہوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک عظیم الشان وسعت پیدا فرما دی ہے۔ کہ عبادت صرف خدا سے جذب فیض کے لئے نماز اور ذکر اور روزہ حج اور ادائیگی زکوٰۃ وغیرہ ہی کا نام نہیں بلکہ عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ قلب ہر آن اپنے محبوب کو یاد رکھے اور اس کے ارشادات کے مطابق جو کام بھی وہ کر رہا ہے وہ عبادت میں شامل ہے اس لحاظ سے اسلام میں اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا یہاں تک کہ روزی کمانا بھی عبادت ہے۔ صوفیا نے دست در کار دل بایار کے ایک فقرے میں حضور کے اس مفہوم کو ادا کر دیا ہے۔ پھر جیسا کہ شروع ہی میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ عبادت صرف جذب فیض ہی کا نام نہیں بلکہ تقسیم فیض بھی اس میں شامل ہے اور اس لحاظ سے ساری زندگی کے سارے وہ کام جو مخلوق خدا پر شفقت و محبت و احسان کے ہیں وہ بھی عبادت میں شامل ہیں اور مخلوق خدا میں اپنا نفس بیوی بچے اقربا عشیرہ سب شامل ہیں اسی لئے حضور نے یہ فرمایا کہ بیوی کے منہ میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے لقمہ ڈالتا ہے تو وہ بھی صدقہ اور عبادت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے عبادت کا اتنا وسیع تصور کسی ذہن میں نہیں آیا۔ گویا اسلام نے عبادت کے سکڑے سمٹے مفہوم میں انقلابی وسعت پیدا کر دی۔

اسلامی عبادات تمدنی فوائد سے بھی معمور ہیں

اسلامی عبادات کی یہ خصوصیت بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ صرف روحانی اور اخلاقی فوائد سے ہی معمور نہیں بلکہ ان میں تمدنی اور اجتماعی فوائد بھی ہیں۔

نماز صرف گناہوں سے پاک کر کے خالق و مالک کے روبرو کھڑا ہی نہیں کرتی بلکہ تمام مسلمانوں میں اتحاد، یک جہتی اور مساوات بھی پیدا کرتی ہے۔

روزہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ ہی نہیں پکڑاتا بلکہ مسلمانوں میں جفاکشی شجاعت بہادری، ضبط نفس اور صبر و استقلال کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔

زکواۃ نہ صرف حرص مال کو دور کرتی ہے بلکہ اسلامی معاشرہ میں معاشی توازن بھی پیدا کرتی ہے۔

حج صرف خدا کے وصال کا موجب ہی نہیں بلکہ اس کے ذریعہ سے مسلمان ممالک آپس میں متحد ہو جاتے ہیں۔ اور باہمی تجارت سے خوش حال بھی ہو سکتے ہیں۔

جہاد کے ذریعہ خدا کی محبت میں جان فدا کر کے خدا سے ملاقات ہی نہیں ہوتی بلکہ اس سے مسلمانوں کے دین اور ملک کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔

یہ تمام عبادات مسلمانوں میں اتحاد اور یک جہتی کا نہایت اعلیٰ سبق پیش کرتی ہیں۔ پانچوں اوقات نماز میں ایک محلہ کے مسلمان اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ جمعہ کی نماز میں تمام شہر کے مسلمان شاہ و گدا بندہ اور بندہ نواز ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں روزہ کی حالت میں امیر و غریب ایک ساتھ بھوک و پیاس کی مشقت برداشت کرتے ہیں۔ رمضان کے آخر میں عید الفطر ہوتی ہے۔ اس میں قریہ قریہ، شہر شہر اور علاقہ کے تمام مسلمان جمع ہوتے ہیں اور مومنوں میں اتحاد بڑھتا ہے۔ حج کے موقعہ پر تمام دنیا کے مسلمان اکٹھے ہو کر ملی مقاصد معیار عمل اور اپنے طریق عمل پر غور کرتے اور ممد تدبیر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسلام کے سوا تمام مذاہب کی عبادات میں اتحاد کا یہ رنگ کہیں نہیں ملتا۔

روزہ

دوسری عبادت روزہ ہے۔ دیگر مذاہب میں بھی روزے فرض کئے گئے ہیں لیکن اسلام کے روزوں اور دیگر مذاہب کے روزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہود میں اکثر روزے اس طرح کے ہیں کہ ان میں چکی کا پسا ہوا اور توے پر پکایا ہوا کھانا جائز نہیں ہوتا۔ باقی سب کچھ جائز ہوتا ہے۔ ہنود میں سختی اس حد تک کی گئی ہے کہ کوئی آدمی کامل دیانتداری سے ایسا روزہ بہت ہی مشکل سے رکھ سکتا ہے اور ان میں نفس کو ایسی مشکل میں ڈالا جاتا ہے۔ جو قریباً مالا یطاق ہے اسلام میں یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ کا اصول پیش کیا گیا ہے۔ بیمار اور مسافر کو رمضان میں روزہ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے کہ وہ دیگر ایام میں یہ روزے پورے کریں۔ اسلام میں روزہ کے لئے سحری کھانے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ روزے کی تکلیف ناقابل برداشت نہ ہو جائے غروب آفتاب پر افطار کرنا بھی لازم کیا گیا ہے۔ اسلام نے روزے کی غرض تقویٰ بیان فرمائی ہے یعنی گناہ سے بچنے کی قوت اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ایک عزم و استعداد پیدا کرنا روزہ بقائے نسل کے نہایت بے قابو جذبے کو بھی قابو میں لانے کا بہترین ذریعہ ہے اس غرض کے لئے ایک ماہ کے کامل روزے مقرر کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کسی بات کا بھی عادت تھوڑے دنوں میں پیدا نہیں ہوتی اسلام کے روزوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان تیس دنوں میں ایک مقررہ وقت کے لئے زندگی کی اہم ترین ضروریات کھانا پینا اور بقائے نسل کی خواہش تینوں امور سے شدت کے ساتھ روکا گیا ہے۔ عرب کے شدید گرم موسم میں بھی پورے انتیس یا تیس دن کھانے اور پانی پینے سے بچنا پڑتا ہے۔ روزہ دار کے پاس بہترین شربت اور برف موجود ہو۔ لذیذ ترین اغذیہ اسکے سامنے ہوں اس کی حسین ترین بیوی اس کے گھر میں ہو۔ لیکن جب وہ روزہ دار ہو تو ان میں سے کسی چیز سے بھی متمتع نہیں ہو سکتا۔ یہ تیس دن کی پرہیز ایک عظیم الشان سبق دیتی ہے کہ اگر روزہ دار اپنے خدا کے لئے حلال سے دستکش ہو سکتا ہے۔ تو بعد کے گیارہ مہینوں میں کسی حرام کی طرف توجہ کا خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا دوسرا عظیم الشان سبق یہ روزے یہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ دار بھوکا رہتا ہے تو اسے محسوس ہو کہ خدا کے پیدا کردہ دوسرے بندے جو بعض اوقات صرف افلاس کی وجہ سے مہینوں کھانے سے محروم رہتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں ایسی حالت میں ان پر کیا گذرتی ہوگی۔ یہ احساس ہمدردی اور شفقت کی ایک نئی روحانی عالم میں چلا دیتا ہے اگر روزہ دار سچا سبق سیکھے تو نسل انسان کو اتنا فائدہ پہنچتا ہے کہ دنیا غیر مساوی تقسیم اموال کے پیدا کردہ بد نتائج سے بچ سکتی ہے۔ اور ہر انسان کے دل میں اپنے دوسرے انسان کے لئے حقیقی بھائیوں کے سے ہمدردانہ جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود نے روزہ کی ایک حکمت نہایت لطیف انداز میں بیان فرمائی ہے روز کی نمازیں انسانوں کے اوپر کے گند تو دھو دیتی ہیں لیکن بعض زہر جمع ہوتے رہتے ہیں جنہیں نماز جمعہ دھوتی ہے۔ کچھ زہر اندر ہی اندر سال بھر جمع ہوتے رہتے ہیں جنہیں رمضان آکر مسہل کی طرح دھو دیتا ہے اس مہینہ میں ہر شخص کو ہر حالت میں صبح صادق سے کافی عرصہ پہلے اٹھنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح جو شخص تہجد کا عادی نہیں بھی ہوتا اسے بھی اس وقت جبکہ اس کا مولیٰ سماء دنیا پر آیا ہوتا ہے اسکے حضور حاضر ہو کر مناجات کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس وقت ساری مسلمان دنیا کامل ایک ماہ کیلئے نفس کشی تلاوت قرآن، نوافل اور تہجد خوانی میں مصروف ہوتی ہے۔ تھکے ماندے اور محنت مزدوری کرنے والے بھی نماز تراویح کی صورت میں خدا کی ساری کتاب کو سن لیتے اور اسکے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں دنیا کی کسی قوم میں کروڑوں انسانوں کی ایسی اجتماعی پورے ایک مہینے کی عبادت نہیں پائی جاتی اس مہینے میں ہر ایک کو اس کے ظرف اور محنت کے مطابق رضائے الٰہی کی نعمت ملتی ہے۔ سچ دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

روزے سے اس شخص کو قطعاً فائدہ نہیں ہوتا جو روزہ دار ہوتے ہوئے جھوٹ، غیبت یا فحش کلامی میں مبتلا ہو۔ روزہ دار کے ساتھ اگر کوئی جھگڑنا چاہے تو اسے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہ کہہ کر رک جائے کہ انی صائم روزہ میں کثرت خیرات کی بہت ترغیب دی گئی ہے رمضان کے خاتمہ اور عید کے موقعہ پر ہر مومن کے لئے خواہ وہ دو گھنٹے کا بچہ ہی کیوں نہ ہو یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ کم از کم ایک صاع فی کس غلہ صدقۃ الفطرت دے یا اس کی قیمت اکٹھی کر کے غرباء میں تقسیم کر دے اگر مسلمان قوم اس صدقے کے جمع کرنے اور کسی نظام کے ماتحت تقسیم کرنے کا اہتمام کرتی تو ناممکن تھا کہ مسلمانوں میں کوئی مومن فاقہ مست رہتا۔ آج کل ایک صاع گندم کی قیمت اوسطاً ایک روپیہ ہے اگر ساری دنیا کے مسلمان چالیس کروڑ بھی ہوں تو ایک دن میں اندازاً چالیس کروڑ روپیہ جمع ہو سکتا ہے علاوہ جو صدقات سارے مہینے میں دینے کا حکم ہے وہ بھی اگر کسی تربیت اور نظام کے ماتحت دیئے جائیں تو یہ چالیس کروڑ شاید پچاس ساٹھ کروڑ سے بھی زیادہ ہو جائیں غرض گناہوں سے بچنے اور نیکی کی ہمت پانے کیلئے روزے اس درجہ مفید ہیں کہ تقویٰ کیلئے روزے سے بہتر کوئی اور ذریعہ خیال میں نہیں آ سکتا اسکی برکات اور اسکے فوائد پر غور کرنے سے انسان حیران رہ جاتا ہے ماہ رمضان کے متعلق یہ دو باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں اول یہ کہ شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ رمضان کی تپش وہ تپش ہے کہ محبوب کو ہم کلامی کیلئے آمادہ کر دیتی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آتش عشق چونکہ تیز ترین تھی آپ پر خدا کی طرف سے وہ کلام نازل ہوا جو قیامت تک محفوظ رہیں نسل انسان کی رہنمائی کا ذریعہ بنا رہے گا مومنوں کو اس مہینہ میں خصوصیت سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کثرت سے تلاوت قرآن کریں دوسری خصوصیت اس مہینے کی یہ ہے کہ اس نے خود مومنوں کو مژدہ عام دیا کہ

إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ اس مہینے میں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس حالت میں اگر کوئی کمی رہتی ہے تو وہ طالب ہی کی طرف سے رہتی ہے۔ دینے والے کے تمام خزانوں کی ساری نعمتوں کے در کھل گئے ہوئے ہوتے ہیں۔ حافظ نے کیا خوب کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

رمضان کے معنی تپش کے ہیں اور روزے کا مقصود دل میں ایک تپش پیدا کرنا ہے جو اس حد کو پہنچے کہ سالک کی محبت کے شعلہ پر خدا کی محبت کا شعلہ آگرے۔ دراصل ہر سالک راہ محبت کی وجہ سے ایک دیوانگی کی سی کیفیت اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے اور اپنے غیر مرئی اور غیر محسوس خدا کا ایک نقشہ سا سامنے رکھ کر اس کے حضور ایسی حرکتیں کرتا رہتا ہے جو محض دنیا کے فرزانے قطعاً سمجھ ہی نہیں سکتے۔ خدا کے لئے بھوکا اور پیاسا رہنا۔ راتوں کو جاگنا۔ اپنی ہر آسائش اور ہر آرام کو اپنے پر حرام کر لینا تا آنکہ وہ دلستان خود کان میں آکر اِنّی مَعَکَ کی آواز دے۔ یہ ایسی عبادت ہے کہ اس کی برکات کا اندازہ کرنا محال ہے۔

سردار دوجہاں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے حضورؐ کے عشق کا ایک پرتو ہیں۔ حضورؐ کے روزوں کی کیفیت نہایت عجیب تھی۔ رمضان کے شروع ہوتے ہی آپ سراپا جود و سخا بن جاتے۔ ذکر الٰہی اور عبادت کے لئے خود اپنے نفس کو اور اپنے تمام اعزہ و اقرباء کو پہلے سے زیادہ تیار کرتے۔ کھانے پینے کی لذتوں سے حضورؐ کو ویسے ہی کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن جب روزہ رکھتے تو ایک عاشق صادق کے دور محبت کی کیفیت آپ پر طاری ہوتی۔ جس طرح محبوب کی جدائی میں کھانا پینا نہیں سوجھتا حضورؐ روزہ کھولتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ بالکل وہی کیفیت کہ میں نہیں کھاؤں گا جب تک میرا محبوب مجھے کھانے کو خود نہ کہے اور خود نہ کھلائے۔ حضورؐ ایسی کیفیت سے کھانا بند کرتے اور کھاتے تو یہی کہہ کر کھاتے کہ اے میرے اللہ میں نے تیرے لئے ہی کھانا بند کیا تھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

حضورؐ کا یہ ارشاد کہ مجھے میرے خدا نے کہا الصوم لی وانا اجزی بہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضورؐ کے روزے کی جزا خود خدا ہے۔ جس کے لئے آپ نے اپنے نفس پر ہر آرام حرام کیا اور صبر کی ہر منزل اس کے لئے ہر دکھ اٹھا کر طے کی۔ روزہ چونکہ صبر کا مظہر ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ حضورؐ اس کثرت سے اس مہینے میں جود و سخا کرتے کہ حدیث میں آتا ہے کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ یہ سب کچھ لٹا دینے کی کیفیت بھی محبت کی ایک ترنگ ہے۔ ورنہ کسی خیالی فائدے کی امید میں انسان یہ رنگ اختیار نہیں کر سکتا۔ حضورؐ کے روزے خدا تعالےٰ کو کتنے پیارے لگتے تھے۔ اس کا ثبوت خود حدیث میں مہیا ہے کہ جب صحابہؓ نے روزوں کا وصال شروع کیا تو حضورؐ نے انہیں منع فرمایا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپ بھی تو اس طرح روزوں کا وصال کر لیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس طرح نہ کرو۔ اِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَ[illegible] میں رات کو سوتا ہوں تو میرا خدا مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ جب بعض صحابہؓ نے اس حکم کی تعمیل نہ کی تو حضورؐ نے ان کے ساتھ وصل کے روزے کئی دن رکھے۔ اس کے بعد عید کا چاند نکل آیا تو حضورؐ نے بطور خفگی فرمایا کہ اگر ابھی چاند نہ نکلتا تو میں تمہیں اور روزے رکھواتا۔ غرض محبت کی یہ سچی نشانی کہ اس میں محبت کے بعد کھانے پینے اور نیند کی ساری لذتوں کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ حضورؐ کے روزے اسی کیفیت کے آئینہ دار رہے۔

آخری عشرہ میں حضورؐ کی عبادات

جب آخری عشرہ آتا تو حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزره واحیی لیله وایقظ اهله۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بیان کس درجہ فصیح و بلیغ اور واقعات پر مبنی ہے کہ حضورؐ راتوں کو زندہ کر دیتے۔ شب زندہ داری کا محاورہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ارشاد ہی کا ترجمہ ہے۔

آخری عشرہ میں حضورؐ اعتکاف فرماتے حضورؐ جب تک زندہ رہے کبھی اعتکاف نہیں چھوڑا۔ یہ دس دن کی صرف اور صرف اپنے پیارے ہی سے گفتگو کے لئے تنہائی اور علیحدگی بھی ایک عجیب دلربا عبادت ہے سوائے قضائے حاجت کے اور کسی کام کے لئے حضورؐ ان دنوں میں مسجد سے باہر نہ نکلتے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت نماز۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے علاوہ اور کوئی شغل نہ ہوتا۔ انہیں دس دنوں میں حضورؐ لیلۃ القدر کی تلاش فرماتے۔ جس کے متعلق خود خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اس ایک شب کی تلاش میں دس کی دس راتیں پاؤں پر کھڑے گزار دیتے۔ خدا تعالےٰ کسی کی محبت کا احسان اپنے پر نہیں رکھتا۔ اگر کوئی چل کر اس کی طرف چل کر جائے تو وہ دوڑتا آتا ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیرو زے خدا تعالےٰ کی طرف دوڑا کرتے جانے والے ہی نہ تھے۔ فی الحقیقت نہایت تیز رفتار پروں کے ساتھ اڑا کر لے جانے والے تھے۔ روزوں میں خدا کی مخلوق سے محبت اور خود خدا کی محبت کو حاصل کرنے کا جو رنگ جو حضورؐ نے اختیار کیا اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ غرض نماز نے خدا کے حسن کا نقش صفات کے آئینہ میں دکھایا۔ روزوں نے اس کو پانے کے لئے ہر دکھ اٹھایا۔ ہر مصیبت خوشی سے برداشت کی۔ کھانا پینا حرام کیا۔ تاوہ اپنا چہرہ دکھاوے۔ (باقی)

محکمہ ڈاک وتار پاکستان

اسامیاں مغربی پاکستان انجنیئرنگ سپروائزری ۳۰۔ یک سالہ ٹریننگ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۰۰/ روپے ماہوار۔ رہائش مفت۔ تقرری پر تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۱۷۵-[illegible]-۲۰-۲۷۵-۲۵-۴۰۰ [illegible] الاؤنس برقسم

امتحان مقابلہ کراچی۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ راجشاہی ۲۲ جون۔ فارم درخواست ۵/۔ فیس امتحان ۲۵/۔ میڈیکل ۱۶/

شرائط:۔ پاکستانی۔ انٹر سائنس ریاضی و فزکس۔ ڈپلومہ انجنیئرنگ۔ عمر ۱۷ تا ۲۴۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۵ جون تک بنام پوسٹ ماسٹر جنرل کراچی لاہور ڈھاکہ۔ (پ۔ ٹ ۳) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

سیالکوٹ اور سرگودھا کے درمیان بس سروس

احباب اس سے فائدہ اٹھائیں

ایک سال کی مسلسل کوشش کے بعد گورنمنٹ پنجاب بس سروس سیالکوٹ سے سرگودھا تک کے لئے جاری ہوئی ہے تین بسیں روزانہ چلتی ہیں۔ مگر مسافر کم سفر کر رہے ہیں۔ یہ سروس سیالکوٹ سے گوجرانوالہ۔ چنیوٹ ربوہ سے ہو کر سرگودھا جاتی ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس سروس سے فائدہ اٹھائیں اور اس پر زیادہ سے زیادہ سفر کریں تاکہ یہ سروس جاری رہے۔ (قریشی محمد مطیع اللہ از سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

(۱) محمود احمد صاحب کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بھائی عنایت اللہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کریں۔

(۲) شوکت امین صاحب ناظم آباد کراچی کی والدہ مختلف عوارض میں دیر سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۳) حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب کی دو پوتیاں بعارضہ ٹائیفائیڈ دس یوم سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۴) فتح محمد صاحب پشاور بعض مشکلات و تفکرات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ نیز ان کے برادر نسبتی قریشی عبدالمنان صاحب بچہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں

(۵) آج کل میرے والد صاحب کو آنکھوں کی بہت تکلیف ہے اور بینائی ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز آج کل ہم بھی بہت ہی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(نذیر احمد سعید ابن احمد بخش خانصاحب ڈیرہ غازی خاں)

(۶) میرے والد محترم مولوی مہرالدین صاحب قیام پور درکاں کو کچھ عرصہ سے پیشاب کی رکاوٹ کی تکلیف ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد شریف سابق درویش۔ قیام پور درکاں ضلع گجرانوالہ

آلو کو قومی غذا کے طور پر استعمال کرنے کا جامع منصوبہ

ابتدا میں دس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

لائل پور ۸ رجون۔ زراعتی کالج لائل پور کے سبزیوں کے ماہرین نے آلو کو قومی غذا کے طور پر استعمال کرنے سے متعلق ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس پر ابتدا میں دس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس منصوبے کے سلسلہ میں لوگوں کو آلو زیر کاشت لانے کے لئے اراضی تقسیم کی جائے گی۔

بتایا جاتا ہے آلو کو گندم کے آٹے میں ملا کر روٹی تیار کرنے کے علاوہ میدے اور آلو کی آمیزش سے لذیذ بسکٹ ڈبل روٹی کیک وغیرہ بھی تیار کئے جا سکتے ہیں اس منصوبے پر لائل پور۔ لاہور، راولپنڈی، ملتان پشاور اور کوئٹہ میں تجربے کے طور پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ ان شہروں سے دس میل کی حدود میں افتادہ زمینیں، سبزی کاشت کرنے کے ماہر افراد میں تقسیم کی جائیں گی یہ زمینیں پچھتر، پچاس اور ساڑھے بارہ ایکڑ کے قطعات کی صورت میں تقسیم کی جائیں گی۔ پچھتر اور پچاس ایکڑ کے لاٹ والے کاشتکاروں کو ٹیوب ویل اور ساڑھے بارہ ایکڑ والے کاشتکاروں کو رہٹ لگانا ہوں گے۔ زیادہ آلو اگانے کی سکیم کے تحت ان زمینوں کے الاٹیوں کو چالیس فیصد رقبہ میں آلو، چالیس فی صد میں دوسری سبزیاں اور دس فیصد میں سبز چارہ کاشت کرنے کی اجازت ہوگی۔

تجربے کے طور پر آلو سے جو روٹی، بسکٹ، ڈبل روٹی اور رس وغیرہ تیار کئے گئے وہ غذائیت سے پر ہیں۔ اور ان میں دوسرے اوصاف کے علاوہ صحت پرور اجزا بھی پائے گئے ہیں بتایا جاتا ہے آلو کو ابال کر اور اس کا چھلکا الگ کر کے اسے چھلنی میں گزار کر گندم کے آٹے میں ملایا جاتا ہے اور عام طریقے سے روٹی پکائی جا سکتی ہے۔

زمین کی تقسیم کی تفاصیل طے کرنے کے لئے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں، زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹروں اور ماہرین سبزیات پر مشتمل بورڈ قائم کئے جائیں گے۔

آلو کی فصل کو سارا سال محفوظ رکھنے کے لئے ہر شہر میں کولڈ سٹوریج قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ زمین حاصل کرنے والوں کو مالی امداد بھی دی جائے گی۔

کیوبا میں روس کے اڈے!

واشنگٹن ۸ رجون سینیٹر جارج سمیتھرز (ڈیموکریٹ) نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اس وقت روس کیوبا میں جیٹ طیاروں کے اڈے تعمیر کر رہا ہے جو ایک سال کے اندر اندر قابل استعمال ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ اگر ڈاکٹر کاسترو وزیر اعظم برسر اقتدار رہے تو اس صورت میں دو سال کے اندر اندر کیوبا میں روس کے ایسے اڈے بھی تعمیر ہو جائیں گے جہاں سے گائیڈڈ میزائیل پھینکے جا سکیں گے اس وقت ڈھائی سو روسی سائنس دان اور ٹیکنیکل ماہر کیوبا میں جیٹ طیاروں کا اڈا تعمیر کرنے میں مصروف ہیں۔ مسٹر میکویان نائب وزیر اعظم روس گزشتہ فروری میں کیوبا گئے تھے اور انہوں نے ڈاکٹر کاسترو سے ٹیکنیکل امداد کے معاہدے پر دستخط کئے تھے اس واقعہ کے چند روز بعد روسی ماہروں نے کیوبا پہنچنا شروع کر دیا تھا۔

سینیٹر سمیتھرز نے یہ نہیں بتایا کہ جیٹ طیاروں کا اڈا کس جگہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ لیکن ان کے پریس سیکرٹری نے بعد میں کہا کہ یہ اڈا مشرقی ہوانا میں زیر تعمیر ہے

اڑھائی لاکھ کی زمین کا عطیہ

سرگودھا ۸ رجون۔ کوٹ گل کی ایک خاتون کنیز فاطمہ نے شاہ پور ترقیاتی علاقہ میں موضع فاروقہ میں ایک مرکز صحت قائم کرنے کے لئے اڑھائی لاکھ روپے کی مالیت کی زمین بطور عطیہ دی ہے۔ یہ بات یہاں ڈیویلپمنٹ افسر مسٹر محمد اکبر نے بتائی۔ محکمہ صحت کی سکیم کے مطابق موضع فاروقہ کی پرانی ڈسپنسری کو ایک بڑے ہیلتھ یونٹ میں تبدیل کیا جائے گا نواحی دیہات کے چالیس ہزار باشندوں کو طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے اس مرکز صحت میں جدید سائنسی اوزار اور ایکسرے پلانٹ نصب کیا جائے گا

مسٹر اکبر نے بتایا حکومت عطیہ کے طور پر دی گئی زمین کے انتظام کیلئے کنیز فاطمہ کے نام پر ایک ٹرسٹ بنا دے گی۔ اس کی آمدنی مجوزہ مرکز صحت کے ایک شعبہ پر خرچ کی جائے گی جہاں غریب اور معذور مریضوں کو مفت علاج اور خوراک کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

میر احمد شیر گڑھ کے ایک اور زمیندار میاں محمد حیات کلیار نے عمارت کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپے کی مالیت کی پانچ ایکڑ زمین عطیے کے طور پر دی۔

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت پتہ خوشخط لکھا کریں

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان اسی مہینے کر دیا جائے گا

صنعتی ترقی کے تقاضوں کا خاص خیال رکھا جائے گا

کراچی ۸ رجون۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ جولائی سے دسمبر تک کی درآمدی پالیسی کا اعلان اس ماہ کے اختتام سے پہلے پہلے ہو جائے گا۔ انہی حلقوں نے بتایا ہے کہ حکومت نے زیادہ سے زیادہ اشیاء درآمد کرنے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اسے نئی پالیسی میں بھی جاری رکھا جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مختلف صنعتوں کے لئے لوازم کی فراہمی کے لئے جو دستور العمل تیار کر رکھا ہے نئی پالیسی میں اس پر بھی عمل کیا جائے گا کراچی کے تجارتی حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس وقت جو درآمدی پالیسی زیر ترتیب ہے وہ بندرگاہوں کے چند درآمدی تاجروں کی اجارہ داری ختم کرنے کے سلسلہ میں پہلے قدم کی حیثیت رکھے گی ذمہ دار حلقے کہہ رہے ہیں کہ نئی درآمدی پالیسی کی وساطت سے مختلف اہم شہروں تجارتی مرکزوں اور کم ترقی یافتہ علاقوں کو لائسنسوں کے ذریعہ مطمئن کیا جا سکے گا۔

درحقیقت حکومت یہ چاہتی ہے کہ درآمدی اشیاء کی مساوی تقسیم کا نتیجہ حاصل کر سکے حکومت نے گزشتہ درآمدی پالیسی کے وقت لائسنس کے حصول کا جو نیا طریقہ رائج کیا تھا اسے جاری رکھا جائے گا۔

ٹرومین نے فضائی جاسوسی کی تجویز مسترد کر دی تھی

چنگاگو ۸ رجون سابق صدر امریکہ مسٹر ہیری ٹرومین نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ جب میں امریکہ کا صدر تھا تو میں نے فضائی جاسوسی کی ایک تجویز کو مسترد کر دیا تھا انہوں نے کہا جاسوسی ایک گندہ کھیل ہے میں اس میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا۔

انہوں نے بتایا میرے عہد صدارت (۱۹۴۵-۱۹۵۳ء) امریکہ کے پاس ایسے طیارے تھے جو نوے ہزار کی بلندی پر پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے کہا میرے دور صدارت میں جاسوسی کی پروازیں نہیں کی جاتی تھیں۔

ہاتھی نے چلتے انجن کو پٹڑی سے اتار دیا

نئی دہلی ۸ رجون کل کانپور کے قریب ایک سدھائے ہوئے ہاتھی نے ایک انجن کو ٹکر مار کر اسے پٹڑی سے نیچے اتار دیا۔ تاہم ہاتھی بھی اور اس پر سوار دو افراد بھی ہلاک ہو گئے طوفان ایکسپریس کو یہ حادثہ بچھرانوں اور پھپھوند کے سٹیشنوں کے درمیان پیش آیا۔ کانپور سے ایک امدادی ٹرین موقعہ پر بھیجی گئی جہاں تین گھنٹے تاخیر کے بعد ٹرین اپنے سفر پر روانہ کر دی گئی۔

مشترکہ دفاع کے سمجھوتوں کی حمایت

نئی دہلی ۸ رجون ہندوستان کے سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کل کہا کہ ہندوستان کو نہ صرف پاکستان کے ساتھ بلکہ دوسرے ہمسایہ ملکوں۔ نیپال۔ برما، لنکا۔ افغانستان اور انڈونیشیا کے ساتھ بھی مشترکہ دفاع کے سمجھوتے کرنے چاہئیں۔ آپ نے کہا یہ ممالک جغرافیائی حالات کی وجہ سے انفرادی طور پر غیر ملکی حملوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

مسٹر نرائن نے ستنا گرام (بہار) کے مقام پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ مشترکہ دفاع سے میرا یہ مطلب نہیں کہ سیٹو۔ نیٹو یا سنٹو کی طرح مشترکہ کمان یا فوجی معاہدے کئے جائیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کا فیصلہ کیا جائے۔ مسٹر نرائن نے کہا میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کے اس بیان کی حمایت کرتا ہوں کہ نیپال پر حملہ ہندوستان پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

سگریٹ نوشی سے دل کی بیماریاں

نیویارک ۸ رجون۔ دل کی بیماریوں سے متعلق امریکی ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر ارون سٹیپن نے کل ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی سے دل کی بیماریاں پیدا ہونے یا اس کی شکایات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ رپورٹ دل کی بیماریوں سے متعلق ایسوسی ایشن کی ایک خاص کمیٹی نے تیار کی تھی اور گزشتہ ہفتے اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اسے منظور کیا تھا۔

شیخ عبداللہ کو رہا کر دیا جائے" آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی اپیل

غیر مسلموں کی مقبوضہ مسجدیں واگذار کی جائیں اور اردو کو علاقائی زبان تسلیم کیا جائے

حیدر آباد ۹ جون ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل نے بھارتی حکومت سے اپیل کی ہے ۔ کہ وہ شیخ محمد عبداللہ سابق وزیر اعظم کشمیر کو رہا کر دے آپ نے کہا شیخ محمد عبداللہ لداخ کا مسئلہ حل کرنے میں سب سے زیادہ موزوں لیڈر ہیں انہوں نے بھارتی قوم کی تاریخ کے نازک ترین دور میں اپنی وطن پرستی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ظاہر ہے کہ ان کی رہائی اس مسئلہ کو حل کرنے میں بڑی مدد دے سکتی ہے۔

مسٹر محمد اسمٰعیل فائی میدان میں مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس میں تقریر کر رہے تھے مسٹر محمد اسمٰعیل نے بتایا کہ تعلیم کے میدان میں عثمانیہ یونیورسٹی اہم کردار ادا کر چکی ہے ۔ بھارت بھر کی یونیورسٹیوں میں صرف یہی یونیورسٹی ہے جس نے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا اور آرٹس اور سائنس کے مختلف مضامین کی تعلیم اس زبان کے ذریعے دی۔ آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ اس یونیورسٹی کو بدستور اردو یونیورسٹی رہنے دے۔

مسٹر محمد اسمٰعیل نے علی گڑھ یونیورسٹی پر عائد الزامات پر افسوس کا اظہار کیا ۔ آپ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ برسر اقتدار لوگ محض اس لئے اس یونیورسٹی کو مورد الزام قرار دے رہے ہیں کہ علی گڑھ میں میڈیکل کالج قائم نہ ہوئے پائے جس کے لئے ایک کروڑ روپیہ جمع ہو چکا ہے ۔ مسٹر محمد اسمٰعیل نے بھارتی حکومت پر زور دیا کہ اردو کو اتر پردیش بہار اور دہلی میں علاقائی زبان تسلیم کر لے آپ نے حکومت سے درخواست کی کہ ان مسجدوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دے جن پر ابھی تک غیر مسلموں نے بالجبر قبضہ کر رکھا ہے آپ نے شکائت کی کہ آندھرا میں مسلمانوں کو پنچائت کے نظام میں صحیح نمائندگی نہیں دی گئی آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اقلیتوں کو پنچایت کی نمائندگی سے محروم نہ کرے مسٹر محمد اسمٰعیل نے ماسٹر تارا سنگھ کی فیاضانہ پیشکش کو سراہا جنہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے سکھوں کے قبضے میں جو مسجدیں یا درگاہیں ہیں وہ مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں گی آخر میں مسٹر محمد اسمٰعیل نے بھارتی مسلمانوں سے متحد اور متفق رہنے کی اپیل کی ۔

جنگی استعداد رکھتی ہے اور میں اس کی صلاحیتوں سے پوری طرح مطمئن ہوں ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ٹورنامنٹ

آج شام سے شروع ہو رہا ہے

ربوہ ۹ جون ۔ آج شام سے یہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہاؤس ٹورنامنٹ شروع ہو رہا ہے جو لیگ سسٹم کے ماتحت پندرہ روز تک جاری رہے گا ۔ یہ ٹورنامنٹ کرکٹ فٹ بال ہاکی اور کبڈی وغیرہ کے مقابلوں پر مشتمل ہوگا ۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح آج شام چھ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے گراؤنڈ میں ہو رہا ہے ۔

ایئر مارشل اصغر خان کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

فضائیہ پاکستان کی طرف سے واضح طور پر اجازت دی جاتی ہے ۔ لیکن جو غیر ملکی طیارہ کسی پاکستانی ہوائی اڈے سے پرواز کرتا ہے فضائیہ پاکستان کو کیا علم ہوتا ہے کہ یہ طیارہ پرواز کر کے کہاں جائے گا اور جب کوئی غیر ملکی طیارہ پاکستان کی فضا سے نکل جاتا ہے اس کے بارہ میں فضائیہ پاکستان کے لئے یہ یقین حاصل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کہ ہوائی جہاز کی طرف سے جس منزل مقصود کی اطلاع دی گئی تھی وہ اسی کی جانب بڑھے گا ۔ آپ نے کہا جہاں تک امریکہ کے یو ٹو نامی طیارے کی پرواز کا تعلق ہے مرکزی حکومت پہلے ہی اس کے متعلق واضح اعلان کر چکی ہے لہٰذا اب میرے لئے اس کے متعلق کوئی بیان دینا نامناسب ہے ۔

ایئر مارشل اصغر خاں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے قیام امریکہ کے دوران میں نئی قسم کے جیٹ لڑاکا طیاروں کے لئے امریکہ سے درخواست نہیں کی آپ نے کہا پاکستانی فضائیہ اچھی خاصی

کابینہ کے اجلاس میں چائے اور گندم کی پالیسیوں کا جائزہ لیا گیا

گھانا کی قومی تقریب میں پاکستان کی نمائندگی جنرل شیخ کریں گے

راولپنڈی ۹ جون کل صدارتی کابینہ نے اپنے ہفتہ وار اجلاس میں ۶۱-۱۹۶۰ء سے متعلق گندم اور چائے کی پالیسیوں پر دوبارہ غور کیا ۔ حکومت نے چائے کی پالیسی کا اعلان اپریل کے آخر میں کیا تھا ۔ کل کے غور و خوض کا مقصد یہ تھا کہ حکومت اس پالیسی کے اعلان کے بعد کے واقعات سے آگاہ رہے ۔ ان میں فصل کی حالت اور ملک کے اندر اور باہر چائے کی فروخت کے مسائل بھی شامل ہیں ۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ وزیر داخلہ پاکستان یکم جولائی کو اکرہ میں گھانا کے جمہوریہ بننے کی تقریب میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض انجام دیں گے اجلاس کی صدارت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کی جو کل صبح موٹر کے ذریعہ مری سے راولپنڈی پہنچے تھے

اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر نکرومہ وزیر اعظم گھانا نے صدر محمد ایوب خاں کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے انہیں دعوت دی تھی کہ وہ جمہوریہ کی افتتاحی تقریب میں بذات خود شریک ہوں اور اگر وہ مصروفیت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو اپنا کوئی نمائندہ بھیج دیں چنانچہ آج کابینہ نے فیصلہ کیا کہ جنرل شیخ کو اس موقع پر پاکستان کی نمائندگی کے فرائض انجام دینے کے لئے بھیجا جائے ۔ کابینہ نے آج کے اجلاس میں دارالحکومت اسلام آباد کے قریب ایٹمی ری ایکٹر نصب کرنے اور اس کی خریداری وغیرہ سے متعلق امور پر بھی غور کیا گیا ۔

کابینہ نے فیصلہ کیا کہ چائے بورڈ میں وزارت صنعت کا نمائندہ بھی بنا دیا جائے ۔ اسی طرح چائے کی ترقیاتی کمیٹی میں بھی وزارت صنعت کو نمائندگی دی جائے باور ہے چائے کی ترقیاتی کمیٹی کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ تیز رفتاری سے چائے کی پیداوار بڑھائے ۔ ساتھ ہی پرانے باغات کی حالت بھی اصلاح کرے کمیٹی اس مقصد کے حصول کے سلسلے میں متعلقہ اشخاص کے لئے مالی امداد کا بھی بندوبست کرے گی ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷